مسلمانوں کی دعائیں

آپ نے نام شکایت کا دعا رکھا ہے

(علامہ عبداللہ العمادی)

دنیا ایک معرکہ دار و گیر ہے اس میں فیروزمندی اسی کیلئے ہے جو وسائل فیروزمندی سے کام لے مسلمان خستہ و خوار بھی ہیں زبوں و زیاں کار بھی تاہم بہتیرے ایسے بھی ہیں کہ نمازیں پڑھتے ہیں ورد رکھتے ہیں دعائیں کرتے ہیں وظائف و اوراد میں سرگرم رہتے ہیں بایں ہمہ صلاح و فلاح میں کچھ ترقی نہیں کرتے تو اس کا کیا سبب ہے؟

تنزل اگر ترکِ شعائرِ اسلام سے ہے تو التزام کا یہ الٹا اثر کیوں؟

واقعہ یہ ہے کہ پہلے ہمیں دعا کا طریقہ جان لینا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں خود اس کو بتایا ہے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین اے ہمارے پالنے والے ہمارے دل کو تذبذب تنزل سے خالی کرکے اس میں صبر و ثبات بھر دے، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو نصرت عطا فرما۔

اس میں پہلی چیز "افراغ صبر" ہے "صبر" اور "ثبات" ملتے جلتے اوصاف ہیں اتنی بات ہے کہ صبر قلب سے متعلق ہے افراغ کا مدعا یہ ہے جس قلب کو تو صبر کی نعمت بخشنے والا ہے اس کو بے صبری کی کیفیت سے خالی کر دے اور پھر اس میں نعمت بھر دے۔

دوسری چیز "ثابت قدمی" اور انجام کار نصرت ہے۔

اس آیۂ شریفہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی ہے کہ نصرت مطلوب ہے تو اللہ سے التجا کرو کہ (۱) ثبات قلب حاصل ہو (۲) پھر ثباتِ قدم پیدا ہو (۳) جب یہ فعل قلب و فعل جوارح مکمل ہو تو پھر نصرت کے طلبگار ہو جو حاصل ہو کر رہے گی اور جو تمہارا قدرتی حق ہے وکان حقا علینا نصر المومنین۔

اللہ سے التجا کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ وسائل و ذرائع سے کام لو واتوا البیوت من ابوابها اپنے آپ کو طاقتور بناؤ واعدوا لهم ما استطعتم من قوة دل کو مضبوط کرو جب یہ خصائص حاصل ہو جائیں تو پھر ان کے قائم رکھنے کیلئے دست بدعا ہو کہ نتیجہ میں کامیابی لازمی ہے موجودہ حالت میں تو ہم جس طرح دعائیں کرتے ہیں اور جس طرح وہ دعائیں بے نتیجہ رہتی ہیں اس کا مصداق یہ ہے کہ

شکوہ سنجی سے اسی داغ اثر کی ہے … آپ نے نام شکایت کا دعا رکھا ہے